

11422- جب اسکی بیوی لڑکی جنتی ہے تو خاوند ناراض ہوتا ہے

سوال

بعض مسلمان اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت سے نوازے جب اللہ تعالیٰ انہیں بیٹی عطا کرتا ہے تو وہ ناراض ہوتے اور اس آنے سے انکا دل تنگی محسوس کرتا ہے۔ اور میں انہیں بھی جانتا ہوں جو کہ اپنی بیوی کو اگر نہ بچی جنے تو اسے طلاق کی دھمکی دیتے ہیں۔
ہماری آپ سے گزارش ہے کہ اس موضوع پر شریعت اسلامیہ کی روشنی ڈالیں؟

پسندیدہ جواب

بلاشبہ یہ فعل جاہلیت کے افعال میں سے ہے۔ اور جاہلیت کے اجداد لوگوں کے اخلاق میں سے ہے جنکے بارہ میں قرآن و سنت کے اندر مذمت اور انکے اس عمل کو بہت قبیح قرار دیا گیا ہے۔

اور آج کی کل سے کتنی مماثلت ہو چکی اگر آپ مسلمانوں کے ممالک میں ولادت ہاسپٹل کی زیارت کریں اور وہاں جاکر دیکھیں جنکے ہاں لڑکیوں کی پیدائش ہوتی ہے ان کے چہروں پر اپنی نظر دوڑائیں اور انکی باتوں کا جائزہ لیں اور ان کے حالات کا گہرائی سے جائزہ لیں تو آپ ان لوگوں اور اہل جاہلیت کے لوگوں کے حالات میں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان کیا ہے عجیب و غریب مماثلت اور مراعات پائیں گے اور ان لوگوں کا حال یہ ہوتا تھا کہ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"ان میں سے جب کسی کو لڑکی ہونے کی خبر دی جائے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور دل ہی دل میں گھٹنے لگتا ہے، اس بری خبر کی وجہ سے وہ لوگوں سے چھپا چھپا پھرتا ہے سوچتا ہے کہ کیا اس کو ذلت کے ساتھ لئے ہوئے ہی رہے یا اسے مٹی میں دبا دے، آہ کیا ہی برے فیصلے کرتے ہیں،" النحل 58-59

اور لڑکیوں کی ولادت پر ناراضگی کے اسباب میں سے یہ بھی ہے کہ بعض ہسپتالوں میں عورت کے رحم میں کیا لڑکی ہے یا لڑکا آوازی شعاعوں سے چیک کر کے بتایا جاتا ہے تو اگر لڑکا ہو تو اسے خوشخبری دی جاتی ہے اور اگر لڑکی ہو تو اسے نہیں بتایا جاتا، تو یہ معاملہ بہت ہی زیادہ خطرناک ہے جس کی وجہ سے مندرجہ ذیل ممانعت والی چیزیں مرتب ہوتی ہیں۔

ان میں بعض ذکر کی جاتی ہیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر اعتراض ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ادا کرنے کی بجائے اس کی ہبہ کی گئی چیز کو رد کرنا ہے جس کی بنا پر اسے سزا اور ناراضگی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اس میں عورت کی توہین اور اسکی قدریں کسی ہے اور اسے اس پر وہ چیز ڈالنا ہے جسکی وہ طاقت نہیں رکھتی۔

یہ جمالت اور بے وقوفی اور حماقت اور قلت عقل کی دلیل ہے

اور ایسے ہی اس میں اہل جاہلیت کے اخلاق سے مشابہت ہے۔

تو مسلمان کے لئے بہت ہی زیادہ ضروری ہے کہ وہ ان راستوں سے بچے اور کنارہ کشی اختیار کرے اور اپنے آپ کو ان ہلاکت والی چیزوں سے نجات دلائے تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو تسلیم کرنا اور ماننا واجب ہے اور اس پر راضی ہونا مومنوں کی صفات میں سے ہے۔

اور پھر بیٹیوں کی فضیلت کسی پر مخفی نہیں۔ تو وہ ہی مائیں بنتی ہیں اور وہی بہنیں بھی ہوتی اور وہ ہی بیویاں بھی ہیں اور وہ معاشرے میں ان کا تناسب نصف ہے اور دوسرے نصف کو پیدا کرتی ہیں تو گویا وہ سارے کا سارا معاشرہ وہی ہیں۔

دیکھیں کتاب: تحفہ المولود فی احکام المولود۔۔۔ تالیف ابن قیم ص 16

اور انکی فضیلت پر دلالت کی بہت سے دلائل ہیں ان میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر بطور بہہ کے کیا اور انہیں لڑکوں سے پہلے ذکر کیا ہے۔
فرمان باری تعالیٰ ہے۔

"جسے چاہتا ہے بیٹیاں بہہ کرتا اور جسے چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے" الشورہ - 49

اور ایسے ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کا فضل بیان کیا ہے اور ان سے احسان کرنے پر ابھارا ہے۔ جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے۔۔۔
(جسے ان بیٹیوں کی آزمائش میں ڈال دیا جائے تو وہ ان کے ساتھ احسان کرے) (اچھی پرورش کرے) تو یہ اس کے لئے آگ سے پردہ بن جائیں گی)
اسے بخاری نے (فتح الباری 1418) اور مسلم نے (2629) نے روایب کیا ہے۔۔